اپنے گھر کی بیٹری مسجد کی بجلی سے چارج کرنا

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3049

تاریخ اجراء: 04ربیع الاول1446ھ/09ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص روزانہ صبح کے وقت یا کبھی شام کے وقت مسجد میں آکر اپنے گھر کی بڑی بیٹری چارج کر کے جاتا ہے ،جبکہ اس کے محلے میں بیٹریاں چارج کرنے والی دکان بھی موجود ہے، مگر اس کے باوجود بھی وہ شخص اپنے پیسے بچانے کے لیے ایسا کرتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق کیا حکم شرعی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد کی بجلی مسجد کی ضروریات اور مصالح کے لیے ہوتی ہے، اُسے صرف مسجد ہی کے کاموں اور ضروریات میں استعمال کیا جا سکتا ہے، لہٰذا سوال میں مذکور شخص کا مسجد کی بجلی سے اپنے گھر کی بیٹری چارج کرنا، مسجد کی بجلی کو خلافِ مَصرف میں استعمال کرنا ہے، جو کہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔ مسجد کی کمیٹی پر لازم ہے کہ وہ اُس شخص کو مسجد کی بجلی استعمال کرنے سے روکیں، اگر قدرت کے باوجود مسجد کی کمیٹی والے یا علاقے کے اثر و رسوخ رکھنے والے افراد اس شخص کو اس کام سے باز نہ رکھیں گے، تو وہ سب بھی گنہگار ہوں گے۔ نیز شخصِ مذکور پر بھی لازم ہے کہ فوراً اس کام سے باز آکر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے، اور توبہ کے ساتھ اس کا تاوان بھی ادا کرے، یعنی اب تک مسجد کی جو بجلی استعمال کی، اس کی جتنی رقم بنتی ہو (اندازاً زیادہ سے زیادہ رقم کا حساب لگا کر) اپنی جیب سے وہ رقم مسجد میں بطورِ تاوان ادا کرے۔

مسجد کی بجلی کو کسی شخص بلکہ متولی کیلئے بھی اپنے ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں، چنانچہ مسجد کے چراغ سے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے: ”متولی المسجد لیس لہ ان یحمل سراج المسجد الی بیتہ“ ترجمہ: مسجد کے متولی کیلئے (بھی) یہ جائز نہیں کہ وہ مسجد کا چراغ اپنے گھر لے جائے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الوقف، ج2، ص462، دار الفکر، بیروت)

فتاوی نوریہ میں مفتی محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ جو چیز مسجد کیلئے وقف ہو اور مسجد میں استعمال کی جاتی ہو۔۔۔ وہ اور کسی جگہ میں استعمال کرنی جائز ہے یا نہیں؟ یا امام مسجد اپنے گھر میں کوئی چیز مسجد سے لے جا کر استعمال کر سکتا ہے؟

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ ''آباد مسجد کیلئے وقف شدہ شے چراغ، پنکھا وغیرہ جو مسجد میں استعمال کی جاتی ہو وہ اور کسی جگہ بھی استعمال کرنی جائز نہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبین ہے: ان المساجد للہ کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کی ہیں تو بلا اجازت شرعیہ کوئی شخص بھی مسجد کی کسی چیز کو کسی جگہ استعمال نہیں کر سکتا، فقہائے کرام نے بطور تمثیل تصریح فرمادی ہے کہ کوئی شخص مسجد کا چراغ اپنے گھر نہیں لے جا سکتا۔۔۔ بلکہ یہاں تک بھی تصریح فرمادی ہے کہ متولی مسجد کو بھی یہ حق حاصل نہیں۔۔۔ اور دوسری اشیاء کا بھی یہی حکم ہے کہ چراغ کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں۔'' (فتاوی نوریہ، ج 1، ص 151، 150، دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

وقار الفتاوی میں مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''مسجد کی بجلی یا کسی اور چیز کا استعمال مسجد کی ضرورتوں کے علاوہ کسی شخص کیلئے بھی جائز نہیں ہے۔'' (وقار الفتاوی، ج 2، ص 334، بزم وقار الدین، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ''مسجد کی اشیا مثلاً لوٹا، چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے۔ مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں لے جا سکتے اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا۔ اُس کی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے ڈول، رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا، ناجائز ہے۔'' (بہار شریعت، ج 2، حصہ 10، ص 562، 561، مکتبۃ المدینہ)

مسجد کی بجلی بے جا مصرف میں استعمال کرنے پر تاوان لازم آئے گا، چنانچہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ''جو متولی ان (بے جا مصرفوں) میں صرف کرے گا اسی قدر کا تاوان اس پر لازم ہو گا۔'' (فتاوی رضویہ، ج 16، ص 155، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net